عہد نبوی کے غزوات و سرایا
اور
ان کے مآخذ پر ایک نظر

(۱۳)

سعید احمد اکبر آبادی

یہود کی روش

لیکن جیسا کہ ہم آگے چل کر جب یہود کی مخاصمت کے اسباب پر مفصل گفتگو کریں گے بتائیں گے یہ نہ صرف تاریخ یہود کا بلکہ پوری دنیا کا ایک عظیم المیہ ہے کہ یہود پر ان میں سے کسی چیز کا کوئی اثر نہیں ہوا، ان میں چند لوگ انفرادی طور پر مسلمان ضرور ہوئے، اگرچہ ان میں بھی متعدد اشخاص تاریخ وسیر کی کتابوں میں جن کے نام مذکور ہیں منافق نکل گئے، لیکن بحیثیت مجموعی انھوں نے نہ اسلام قبول کیا اور نہ ایک اسلامی ریاست میں پرامن شہری کی حیثیت سے رہنے کا عہد کیا۔ شروع شروع میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے ہیں ان لوگوں نے اس خیال سے حضور کے ساتھ تھوڑا بہت تعاون ضرور کیا کہ آپ ہر بات میں ان کی تائید

ـه پروفیسر منٹگمری کہتے ہیں: "محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہود کے ساتھ جو معاہدہ کیا تھا یہود نے اس کی مخالفت کر کے اپنی قومی زندگی کا ایک نادر موقع ضائع کر دیا۔ اور ہمیشہ مخالفت کرتے رہے اگر وہ ایسا نہ کرتے تو محمد نے ان کے ساتھ جو مراعات کر رکھی تھیں ان کی بنیاد پر وہ عرب امپائر میں شریک ہوتے اور آج دنیا کی تاریخ کا نقشہ ہی دوسرا ہوتا۔" (محمد ایٹ مدینہ ص ۲۱۹)

کریں گے اور اس کی وجہ سے ان کو عرب قبائل پر اپنی سیادت اور چودھراہٹ کے قائم کرنے کا موقع ملے گا۔ لیکن جب ماہ شعبان ۲ھ میں تحویل قبلہ کا واقعہ پیش آیا اور دوسری طرف قرآن نے ان کے مزعومات فاسدہ اور اعمال باطلہ پر تنقید کرنی شروع کی تو اب ان لوگوں کو سخت مایوسی ہوئی اور یہ مخالفت پر کربستہ ہو گئے۔ اس سلسلہ میں حضور کے ساتھ شوخ چشمی اور گستاخی، ایذا رسانی بلکہ قتل کا منصوبہ، تعلیمات اسلامی کا استہزاء و تمسخر، انصار کو ترک اسلام کی تحریص و ترغیب، قریش مکہ کے ساتھ ساز باز، شعراء اور اپنے خطیبوں کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے خلاف قبیلہ قبیلہ نہایت مکروہ پروپگنڈا، نقض عہد، افتراء و بہتان، ان میں وہ کونسی چیز ہے جس میں ان لوگوں نے کوئی کور کسر اٹھا کے رکھی ہو، یہ اور ان کے علاوہ یہود کے اور دوسرے اعمال و افعال کو بنیادی طور پر دو قسموں پر منقسم کیا جا سکتا ہے (۱) ایک وہ جو اگرچہ انتہائی دناءتِ طبع اور بدطینتی کا مظہر ہیں لیکن غدر اور خیانت کے ماتحت نہیں آتے اور (۲) دوسرے وہ جو غدر، خیانت اور بغاوت و سرکشی میں شامل ہیں، ہم ان دونوں قسموں میں سے نمبر اول پر گفتگو آگے کسی اور موقع پر کریں گے، اقتضائے مقام سے دوسری قسم کی چند مثالیں یہاں بیان کرتے ہیں۔

یاد ہوگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود سے جو معاہدہ کیا تھا اس میں ایک دفعہ صاف صاف یہ بھی تھی کہ وہ (یہود) مسلمانوں کے خلاف ان کے دشمنوں کی مدد کسی طرح بھی نہیں کریں گے اور اگر مسلمانوں پر حملہ ہوگا تو وہ ان کا ساتھ دیں گے، اتفاق ایسا ہوا کہ ادھر یہ معاہدہ ہوا اور اس کے کچھ دنوں بعد ہی تحویل قبلہ کا واقعہ پیش آگیا جس کے بعد یہود نے معاہدہ اور عہد و پیمان سب کو بالائے طاق رکھ کر اسلام کی مخالفت پر کمر ہمت باندھ لی، ابھی ان کا یہ غنچۂ مخالفت ناشگفتہ ہی تھا کہ غزوۂ بدر کا واقعہ پیش آگیا، یہ واقعہ کیا پیش آیا یہود کے گلشن تمنا و آرزو کو باد بہاری کا پیغام آگیا۔ انھیں یقین تھا کہ اس میں مسلمانوں کو شکست ہوگی اور ان کی امید بر آئیں گی۔ لیکن وہاں جنگ کا نتیجہ ان کی توقعات کے بالکل برعکس ہوا۔ اگر ان میں کچھ

دور اندیشی اور سلامت روی ہوتی تو یہ ہوا کا رخ پہچانتے اور کم از کم اس معاہدہ کی پابندی کرتے جو حضور کے اور ان کے درمیان تھا اور ایک اسلامی ریاست کے پرامن شہری کی حیثیت سے رہنے کا عزم کرتے، لیکن اس کے برخلاف ہوا یہ کہ اب یہ قابو سے باہر ہوگئے، ان میں اور مشرکین مکہ میں کوئی چیز مشترک نہیں تھی، لیکن اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شدید مخالفت میں یہود ان لوگوں تک کے ساتھ ساز باز کرتے ہوئے نہ شرمائے، ابن اسحٰق نے قبیلہ وار ان سڑسٹھ (67) افراد واشخاص کے نام درج کئے ہیں جو بنو نضیر، بنو قریظہ اور بنو قینقاع وغیرہ قبیلوں میں ممتاز مرتبہ ومقام رکھتے تھے اور حضور کے ساتھ دشمنی میں پیش پیش تھے، متاخر مورخین اور خصوصاً ابن ہشام نے بھی ان لوگوں کے نام قبیلہ وار لکھے ہیں۔

سازشیں

غزوۂ بدر کے بعد ان لوگوں کے ایک نمائندہ وفد نے جو بنو نضیر اور دوسرے قبائل یہود کے چیدہ لوگوں پر مشتمل تھا اور جس میں حیی بن اخطب، سلام بن ابی الحقیق، ابورافع، الربیع بن الربیع بن ابی الحقیق، کعب بن اشرف اور ابوعمار وغیرہ شامل تھے قریش، غطفان اور بنی قریظہ کا دورہ کیا۔ جب یہ لوگ قریش کے پاس پہونچے تو قریش نے جو مشرکین تھے ان لوگوں سے کہا: "آپ تو احبار یہود ہیں اور اہل کتاب اور صاحب علم ہیں، آپ کو معلوم ہے کہ ہمارے اور محمد کے درمیان کیا اختلاف ہے تو آپ یہ تو بتائیے کہ ہمارا دین اچھا ہے یا محمد کا دین" ان علمائے یہود نے جواب دیا "تمہارا دین محمد کے دین سے زیادہ بہتر ہے اور تم ان سے زیادہ ہدایت یافتہ ہو" قرآن نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فوراً متنبہ کیا کہ یہود اہل کتاب ہونے کے باوصف آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اسلام کی دشمنی میں اب اس قدر آگے نکل گئے ہیں کہ انھیں شرک کو بھی دین محمدی سے بہتر قرار دینے میں شرم محسوس نہیں ہوتی۔ چنانچہ ارشاد ہوا:

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ وَيَقُولُونَ	اے محمد کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اہل کتاب ہیں مگر اس کے باوجود بتوں اور شیطان

لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ آمَنُوْا سَبِيْلًا

کا کلمہ پڑھتے اور کافروں سے کہتے ہیں کہ تم مومنین سے بھی زیادہ ہدایت کے راستہ پر ہو۔

(النساء آیت نمبر ۵۱)

قرآن نے صرف یہی نہیں کیا کہ یہود کی ان شرارتوں اور فتنہ پروری کا پردہ چاک کیا، بلکہ اس کو سننے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کے دل میں طبعی طور پر جو اضطراب پیدا ہو سکتا تھا اس آیت کے فوراً بعد حضور کی تسلی و تشفی اور اس تشویش و اضطراب کو دفع کرنے کی غرض سے کہا:

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا

یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت بھیجی ہے اور جن کو اللہ ملعون کرتا ہے آپ ہرگز اس کا کوئی مددگار نہیں پائیں گے۔

یہ آیت اس کی پیش گوئی تھی کہ ان لوگوں کی حرکات کے باعث موت اور ہلاکت ان کے سر پر منڈلا رہی ہے اور جب وہ وقت آ پہونچے گا تو کوئی طاقت ان کی مدد نہیں کر سکے گی[1]

لوگوں کو قبول اسلام سے روکنا

اس وفد کے دو رکن جو ایک دوسرے کے بھائی تھے حیی بن اخطب، اور ابو یاسر بن اخطب حد درجہ فتنہ پرور اور شورہ پشت تھے اور لوگوں کو قبولِ اسلام سے روکتے تھے، ابن ہشام کے الفاظ یہ ہیں:

وكانا جاهدين في رد الناس عن الاسلام بما استطاعا[2]

یہ دونوں اپنے مقدور بھر لوگوں کو اسلام قبول کرنے سے روکتے تھے۔

---

[1] سیرت ابن ہشام ج ۲ ص ۲۱۰، تحقیق مصطفی السقا، ابراہیم الابیاری و عبدالحفیظ الشلبی، یہ واقعہ اس آیت کی تفسیر کے ماتحت ابن جریر طبری، روح المعانی اور تفسیر ابن جوزی میں بھی ہے لیکن مختلف روایات میں مختلف نام ہیں، ہم نے کچھ نام کسی روایت سے اور کچھ نام کسی اور روایت سے لئے ہیں۔

[2] سیرت ابن ہشام ج ۲ ص ۱۹۷

اس پر قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی:

وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُم مِّن بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِندِ أَنفُسِهِم مِّن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ الآیۃ

بہتیرے اہل کتاب ہیں جو ان پر حق کے واضح ہوجانے کے بعد بھی اپنے ذاتی حسد کے باعث یہ چاہتے ہیں کہ تم کو ایمان سے ہٹا کر کافر بنا دیں۔

اس سلسلہ میں یہ لوگ حضور کی ذات سے متعلق اس درجہ بیہودہ اور ناشائستہ الفاظ کہتے تھے جن کو یہاں نقل بھی نہیں کیا جا سکتا۔ انھیں لوگوں کے نسبت سورۂ انا اعطیناک الکوثر میں فرمایا گیا:

إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ

جو آپ کے بدخواہ ہیں وہی لنڈورے ہوں گے۔

یہود میں حضرت عبداللہ بن سلام، ثعلبہ بن سعیہ، اسید بن سعیہ اور اسد بن عبید ایسے چند حضرات جو مسلمان ہوگئے تھے ان کی نسبت کہتے تھے کہ "ہم میں سے جن لوگوں نے دین اسلام کو قبول کر لیا ہے وہ ہم میں بدترین آدمی تھے، ورنہ اگر وہ ہمارے اچھے لوگوں میں سے ہوتے تو کبھی اپنے آبائی مذہب کو ترک نہ کرتے"[۱]

کعب بن اشرف عرب میں پروپگنڈا کا سب سے زیادہ موثر اور کارگر ذریعہ شاعر تھے، جس شخص اور جس قبیلہ کے خلاف یہ چاہتے اپنے اشعار و قصائد سے آگ لگا دیتے تھے۔ یہود میں اچھے اچھے آتش نوا شاعر موجود تھے، پھر یہ کیونکر ممکن تھا کہ وہ اس حربہ سے کام نہ لیتے، ان بدنصیب شعراء میں کعب بن اشرف نہایت ممتاز مرتبہ و مقام کا مالک تھا۔ کمال فن کے علاوہ یہ شخص بڑا وجیہ اور حسین و جمیل بھی تھا۔ عورتیں اس کے شعر اور حسن و جمال کا عموماً شکار ہو جاتی تھیں اور یہود کے قبائل میں اس کا بڑا رسوخ و اثر تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور

[۱] سیرت ابن ہشام ج ۲ ص ۲۰۶

اسلام کے ساتھ دشمنی اور عناد میں برابر پیش پیش رہتا تھا۔ غزوۂ بدر کا جو نتیجہ ہوا اس نے کعب بن اشرف کو سخت برہم اور چراغ پا کر دیا، یہود کے جس وفد کا ابھی ذکر آیا ہے اس کے ساتھ یہ مکہ آیا۔ قریش کی تعزیت کی، دلاسا دیا، مقتولین قریش کا مرثیہ لکھا اور مسلمانوں سے اس شکست کا انتقام لینے پر ان کو ابھارا۔ جب مدینہ واپس آیا تو مسلمان خواتین جن میں حضرت میمونہ کی بہن اور حضرت عباس کی زوجہ حضرت لبابہ بنت الحارث الہلالیہ بھی شامل ہیں، کعب بن اشرف ان خواتین کا نام لے کر اپنے اشعار میں ان کے حسن وجمال کی تعریف اور ان کے ساتھ اپنی محبت کا اظہار کرنے لگا جس سے مسلمانوں کو سخت اذیت اور تکلیف ہوتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چند اس کو تنبیہ کی لیکن اس پر کوئی اثر نہیں ہوا[1]

کعب بن اشرف کے علاوہ ابوعفک الیہودی بھی ایک شاعر تھا جو مسلمانوں کی مذمت اور ان کے استہزار میں اشعار لکھتا تھا اور ان اشعار سے اسلام کے خلاف لوگوں میں جوش پیدا کرتا رہتا تھا۔ اس سلسلے میں ایک عورت عصما کا بھی نام آتا ہے کہ وہ بھی شاعرہ تھی اور شعر سے اسلام کے خلاف پروپگنڈہ کا کام لیتی تھی۔ شعبہ (شعیبہ ؟) بن عمرو بھی اس درجہ کا شاعر تھا کہ یہ صفت اس کے نام کا جز ہوگئی تھی اور لوگ اسی نسبت سے اس کو پہچانتے تھے، یہ بھی اسلام کے خلاف سخت پروپگنڈہ کرتا رہتا تھا[2]

قریش اور غطفان سے معاہدہ

یہود نے مذکورۂ بالا حرکات پر اکتفا نہیں کیا، بلکہ ان کے جس وفد کا تذکرہ ابھی گزر چکا ہے اس نے قریش اور غطفان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف باقاعدہ جنگی معاہدہ کیا جس سے بڑھ کر غدر اور خیانت کی کوئی

---

[1] تاریخ طبری ج ۲ ص ۴۸۷ ۔ وکتاب المنازل والدیار از اسامۃ بن مرشد بن علی ج ۱ ص ۱۰۹ تا ۱۱۴ وسیرت ابن ہشام ج ۳ ص ۵۴

[2] تاریخ العرب قبل الاسلام ج ۴ ص ۱۴۰ ۔

اور ختم نہیں ہو سکتی ۔ سیرت ابن ہشام میں صاف تصریح ہے :

وقالوا : انا سنکون معکم حتی نستأصلہ[1]
اور انھوں نے (قریش سے) کہا کہ تم جنگ کرو ہم تمھاری مدد کریں گے اور محمد کا قلع قمع کر دیں گے

یہی الفاظ بعینہ انھوں نے قبیلۂ غطفان سے بھی کہے ہیں۔

مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے کی جد و جہد

اس سلسلہ میں انھوں نے اس کی بھی کوشش کی کہ کسی طرح مسلمانوں میں آپس میں پھوٹ پڑ جائے اور ان میں وہ اتحاد و یگانگت باقی نہ رہے جو اسلام نے ان میں پیدا کر دی تھی ، چنانچہ ایک مرتبہ انصار جو اوس و خزرج کے قبیلوں سے تعلق رکھتے تھے ، کسی ایک جگہ بیٹھے آپس میں گفت و شنید کر رہے تھے ، اسی اثنا میں ایک عمر رسیدہ اور مسلمانوں کا سخت دشمن یہودی جس کا نام شاس بن قیس تھا ۔ ادھر سے گذرا تو مسلمانوں کی اس باہمی محبت و خلوص کو دیکھکر سراپا غیظ و غضب بن گیا ، ایک یہودی نوجوان جو اس کے ہمراہ تھا اس سے کہا : تو ذرا ان لوگوں (مسلمانوں) کی مجلس میں جا کر بیٹھ ، پھر موقع پاکر جنگ بُغاث[2] اور اس سے پہلے کی حالت کا ذکر چھیڑ دے اور اس سلسلے میں دونوں طرف کے شاعروں نے جو سخت اشتعال انگیز شعر کہے ہیں وہ اس مجلس میں پڑھکر سنا ۔ نوجوان نے حکم کی تعمیل کی ، نتیجہ یہ ہوا کہ انصار میں اشتعال پیدا ہو گیا ، اوس اور خزرج میں جو واقعات پیش آئے تھے ان کی یاد دماغوں میں پھر تازہ ہو گئی ۔ دونوں طرف سے ایک ایک شخص نکلا ، ایک نے دوسرے کو چیلنج کیا اور قریب تھا کہ جنگ چھڑ جائے ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ہوئی تو

---

[1] سیرت ابن ہشام ج ۳ ص ۲۲۵ و ۲۲۶

[2] ہجرت نبوی سے پہلے یہ شدید جنگ اوس اور خزرج میں برپا ہوئی تھی اور اس میں اوس کو خزرج پر فتح ہوئی تھی اور ان دونوں قبیلوں کے سرخیل و سرغنہ مارے گئے تھے ۔ یہ جنگ تاریخی اعتبار سے نہایت اہم تھی ۔ تاریخ کی کتابوں میں اس کا مفصل ذکر موجود ہے

فوراً تشریف لائے، آپ کے ساتھ مہاجرین کا ایک گروہ بھی تھا۔ آتے ہی آپ نے ایک نہایت موثر تقریر کی اور فرمایا: مسلمانو! خدا سے ڈرو، خدا سے ڈرو، تم یہ عہد جاہلیت کی سی باتیں بڑھ بڑھ کر کیا کر رہے ہو! حالانکہ میں ابھی تک تمہارے درمیان موجود ہوں، یہ سب کچھ تم اس وقت کر رہے ہو جب کہ اللہ تعالیٰ تم کو اسلام کا راستہ دکھا چکا۔ تم کو اس سے مشرف اور مکرم بنا چکا اور جاہلیت کی باتوں سے تم کو دور کر چکا ہے، اس کے ذریعہ اللہ نے تم کو کفر سے نجات دی اور تمہارے دلوں میں ایک دوسرے کے ساتھ محبت کا جذبہ پیدا کر دیا، انصار پر اس تقریر کا یہ اثر ہوا کہ رونے لگے، فوراً وسوسہ شیطانی کو دماغ سے نکالا اور آپس میں ایک دوسرے سے بغلگیر ہو گئے، اس کے بعد سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ واپس آ گئے۔[1]

---

۱ سیرتِ ابن ہشام ج ۲ ص ۲۰۵

ذکریٰ ڈائجسٹ
رام پور
ایڈیٹر:- محمد یوسف اصلاحی
انتہائی اثر انگیز، مفید، دلچسپ، معلومات افزا
رنگا رنگ نگارشات کا شگفتہ گلدستہ۔
سالانہ: بیس روپے ۔ ایک شمارہ: دو روپے
اور اسی چندے میں ایک ضخیم نمبر بلا قیمت
منیجر ذکریٰ ڈائجسٹ رام پور